جو قدیم درباری دور اور جدید "ترقی پسند" دور کے بیچ میں واقع ہے اور جس میں مشرقی جذبات کے ساتھ مغربی فکر کو گوندھنے کا وہ سلسلہ شروع ہوا جس کا خاتمہ بے اخلاقی الحاد پر ہوا ہے اور سب پر ہوا۔ یلدرم نے مغرب کے افکار کو درآمد کرنے والے معاصرین کے مقابلہ میں ترکی اثرات کو اردو میں منتقل کرنے کی نئی راہ نکالی ——— اور ان کا ایشیائی مزاج اس مہم میں خوب کامیاب رہا۔

پیش نظر مجموعہ مضامین کے ذریعہ یلدرم کی ادبی حیثیت کا سرسری سا اندازہ کیا جا سکتا ہے۔ نیز مرحوم کی سوانح کی ایک جھلک بھی دیکھی جا سکتی ہے۔

میثاق الانبیاء از جناب ابوالکلام غازی محمد عبدالغنی صاحب۔ قیمت عمر۔

ملنے کا پتہ:- دینداری انجمن، آصف نگر، خانقاہ سرور عالم، حیدر آباد، دکن۔

اللہ ہی بہتر جانتا ہے کہ میثاق الانبیاء جیسی کتابیں لکھنے اور پڑھنے اور ان سے دلچسپی لینے والے دماغ کس ساخت کے ہوتے ہیں! خدا کے دین اور اس کی ہدایت افروز کتاب سے جاہلانہ تمسخر کی ایک دردناک مثال ہے۔ جس میں آیت مطہرہ "واذ اخذ اللہ میثاق النبیین" پر وہ ستم توڑا گیا ہے جس کی لپیٹ میں پورا دین اور جملہ انبیاء کے دین آگئے ہیں۔

مرکز بحث یہ ہے کہ جملہ انبیائے کرام نے امت محمدی میں ہونے کی آرزو کی ہے، اس سے ظاہر ہے کہ اس امت کا ایک فرد جملہ انبیاء سے افضل ہے، اور پھر اس نظریہ کی روشنی میں مرزا غلام احمد جناب قادیانی کے دعوائے نبوت ظلی کو پست ذوقی قرار دیا گیا ہے کیونکہ وہاں تو ایک جزئی نبوت کا ادعا کر کے اپنے رتبہ کو گرا دیا گیا حالانکہ دکن میں "صدیق دیندار چن بسویشور" صاحب تمام انبیاء کے فضائل کے جامع موجود ہیں اور ان کا فلسفہ ہر امتی کو جملہ انبیاء سے افضل بنانے کو حاضر ہے۔

اب اس بحث کی آبیاری کے لیے کتنی آیات و احادیث کا خون کیا گیا ہوگا، کتنے حقائق کا منہ نوچا گیا ہوگا، کتنی صداقتوں کو تاویل بازی کے خراد پر چھیل ڈالا گیا ہوگا اس کا اندازہ کرنا یوں تو کتاب کو پڑھے بغیر مشکل ہے، مگر نمونۃً ایک دو نکات لطیفہ ملاحظہ ہوں۔ "لا نفرق بین احد من رسلہ" کی تشریح میں ارشاد ہوا ہے کہ اس آیت میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ سلم اور آپ کی امت